

رساله فی فضائل معاویہ
رضی اللہ عنہ

رساله فی فضائل معاویہ از علامہ محمد حیات سندھی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ از علامہ عبد اللہ فہیمی سندھی حنفی

روى الامام احمد في مسنده باسناد لا يابس به ان ساء الله انه قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اللهم على الكتاب بحساب وفيه العذاب روى
الطبراني في الاوسط بسند ضعيف عن صالح بن عبد الله بن سلم انه قال في حقه انه
وصفه الردي واغفوله في الاخرة والاولى وروى البزار والطبراني في
تفقات الا واحد افضيه خلدوا ان صالح بن عبد الله بن سلم قال اسمه واعفاه
امر كم فانه قوي امان وروى الطبراني باسناد لا يخلو عن احتمال انه صالح
الله عليه وسلم قال لمعاوية اللهم على الكتاب بحساب ومكنه في البلاد
وفي سورة الفداب روى الطبراني في الاوسط سنة لا يخلو عن جلد جاء
جبريل عليه السلام الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا محمد استوص لمعاوية
فانه امان على كتاب الله تعالى ونعم الامير موثوق الطبراني بسند فيه من لا يور
هو قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله ورسوله يجان معاوية وروى الطبراني
لسنة فيه فخذوا عن عوف بن مالك انه راى في المنام ان معاوية مرسل
الحية وروى الطبراني بسند ضعيف عن الاعرج قال لو رايت معاوية لقلت
هذا المهدر وروى الطبراني بسند وثق رواته وفي بعضهم خلدوا عن عمار

اللهم

انه قال قتلى معاوية في الجنة ورد الطبراني بسند رجاله رجال
الصحيح الا واحد وهو ثقة عن ابي البرد اد قال ما رايت احدا بعد
رسول الله صلى الله عليه وسلم اشته صلوة رسول الله صلى الله عليه وسلم من
احدكم بعد المعجزة معاوية رضي الله عنه واخرج البخاري في صحيحه عن ابن عباس رضي
انه قال في حق معاوية انه فقيه وانه صحابي صلى الله عليه وسلم واخرج البيهقي
ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في حق الحسن بن علي رضي الله عنهما ان النبي
سيد لعل الله يعلم به بين فئتين عظيمتين من المسلمين وقد وقع العلم بين معاوية
وجماعة وبين الحسن وجماعة فمذهبه شهادة منه صلى الله عليه وسلم بسلام
فمعاوية وهو رئيسها واخرج مسلم انه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما رقت
من المسلمين يقتلها اولى الناس ثقتين باحق وفي رواية اخرى ثقتين
من الحق قلت والثالثة المارقة هم الخوارج الذين خرجوا على علي رضي الله عنه
فقتل بعضهم وطائفة اولى الناس ثقتين باحق والثالثة الثانية طائفة
معاوية رضي الله عنه اهل علي ان معاوية رضي الله عنه وطائفة فريسون من اهل
وعلي رضي الله عنه وجماعة اهل بيتهم اهل معاوية واخرج الترمذي عن النبي صلى الله عليه وسلم
انه قال

انه قال معاوية اللهم اجعل له دينا مدينا ودينه بد احدث حسرتا وادع عن
 عمر انه قال لا تذكر معاوية الا بخير فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
 يقول اللهم ابده وادبه فقلت يداي دل ان هذا الذي صار ضمهم احاطة الدعوة
 من النبي صلى الله عليه وسلم في حقهم فمنع من ذكره الا بخير وسكنا في حقهم
 بالله ورسوله صلى الله عليه وسلم واخرج البخاري عن ام حرام الباقا قالت سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اول حبس من امرته لعز الدين الجرفه وجوا
 قال ام حرام ضم قلت يا رسول الله ادع لي انا فيهم قال انت منهم ثم
 قال اول حبس من امرته لعز الدين مدينه فمغفور لهم فقلت انا فيهم يا رسول
 الله قال لا وفي رواية له محرمات مع زوجها عبادة من الهامت رضى
 عاربا اول ما ركب المسلمون النهر مع معاوية رضي الله عنه وقوله اوجوا
 اى الرضولان او النقولان او النجاة من النيران او الفوز بالجان وكيف ما
 كان فبشهادة في حق معاوية واصحابه الذين كانوا معه في تلك الدعوة
 انهم من اهل الجنة وكفى بهذا شرفا وليلة معاوية رضي الله عنه وتقل عن
 ابن المبارك انه قال والله ان الغبار الذي دخل في عراقيوس معاوية
 مع رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل من عمر بن عبد العزيز بالفرقة

فَيَنْبَغِي لِلْمُؤْمِنِ أَنْ لَا يُدِيرَ مَعَاوِيَةَ وَأَمثَالَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
أَحْمَدُ بْنُ الْأَخْبَرِ وَمَنْ ذَكَرَهُمْ لَوْ دَخَلُوا فِي حَقِّهِ أَنْ يَكُونَ عَلَيْهِمُ الْوَعْدُ
وَرَبُّهُمْ اللَّهُ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمَا يَرُدُّ فِيهِ الصَّحَابَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ عَمَّا لَا
يَنْبَغِي صَدُورَهُمْ مَقْضُؤُا أَمْرِهِمْ فِي ذَلِكَ إِلَى أَرْحَمِ الرَّاحِمِينَ لِأَنَّهُ
عَفْوٌ تَرْتَمِ طَطَطُ مَرْفُوعٌ إِلَيْهِ فَمِنْ حَبَابِ السَّيْلِ الْمَدِينِ جَرَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
تَحْتَ الرِّسَالَةِ ١٢

نعت الیوم السوم

«أشاهد ربيع الدين الدمشقي»

بسم الله الرحمن الرحيم

حامد الله رب ومصليا على محمد نبيه وحبه وعلى آل وصحبه لقول العبد
المسكين محمد ربيع الدين شته الله على اليقين دل استقرار الكتاب والسنة
على أن للإيمان معاني شتى ذكرها اللامع الزوالي في قواعد العقائد
من الأحياء والذي روي عنه في أول القسم الثاني من محجة البالغين ^{صلوات}
واعرفها التصديق وبمركب من شئنين اضطراري واختياري فالأول
اليقين الذي لا يحتمل الزوال حالا ومالا والثاني القبول والالتزام ويسمى
الأول معرفة والثاني تسليم ودل على فرقها حال البليس وقوله تعالى
وحمدوا ربهم واستغفروا أنفسهم وقوله تعالى يوفونكم ما يوفونكم وإن
فرقا منهم ليكن الحق وهم يعلمون وحديث صفوان بن عسال في قصة اليهود
سألا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تسع آيات بنيات فلما سمعها
قبل يديه ورجليه وقال لا تشبهوا النبي قال فما ينعم أن تتبعوني فاعتدوا
بعذر بني كاذبين فبعد الأقرار بقايا كاذبين لعدم الالتزام والقبول وكذا حال

رسالہ فی فضل معاویہ رضی اللہ عنہ

مصنف: علامہ محدث فقیہ شیخ محمد حیات سندھی مدنی بسند (متوفی 1163ھ)
مترجم: مولانا محمد عبداللہ کشمیری سندھی

بسم اللہ الرحمن الرحیم -

امام احمد نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے ایسی سند کے ساتھ جس میں کوئی حرج نہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اللھم علیہ الكتاب والحساب و قد العذاب.

اے اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما اور اسے عذاب سے بچا

(مسند الامام احمد بن حنبل رقم الحديث: 17152، 27/383)

اور طبرانی نے اوسط میں ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے معاویہ کے حق میں فرمایا:

اللھم اھدہ بالھدی وجنبہ الردی واغفر لہ فی الآخرۃ والاولی.

اے اللہ! اسے ہدایت کے طرف رہنمائی فرما، اور بے گناہت سے بچا، دنیا اور آخرت

میں اس کی مغفرت فرما دے! (المعجم الاوسط رقم الحديث: 1838، 1/498)

اور طبرانی نے تھردہال کے ساتھ روایت کی ہے کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اشھدوا معاویۃ امرکم فانہ قوی امین.

اپنے امور میں معاویہ (رضی اللہ عنہ) کو گواہ بناؤ، بے شک وہ طاقت ور اور امانت دار ہے۔

(البحر الزخار رقم الحديث: 3507، 8/433 مسند الشامیین رقم الحديث: 1110، 2/161)

ای طرح طبرانی نے اوسط میں کیا ہے: بے شک نبی کریم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

کے حق میں دعا فرمائی کہ

اللهم عليه الكتاب والحساب ومكنه في البلاد وقله سوء العذاب۔
اے اللہ! معاویہ کو کتاب (قرآن) اور حساب کا علم عطا فرما، اور اسے شہروں کی
حکومت عطا فرما، اور اسے بڑے عذاب سے بچا۔

(المعجم الكبير، رقم الحديث: 18,628/252)

اسی طرح طبرانی نے اوسط میں روایت کی ہے کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے اکرم ﷺ کی بارگاہ
میں حاضر ہوئے۔ عرض کی:

يا محمد استوص معاوية فانه امين على كتاب الله ونعم الامين هو۔
یا رسول اللہ! معاویہ کے حق میں وصیت فرمائیے، بے شک وہ اللہ کی کتاب کے

امین ہیں اور عمدہ امین ہیں۔ (المعجم الكبير، رقم الحديث: 3,3902/73)

اسی طرح طبرانی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان الله ورسوله يحبان معاوية۔

بے شک اللہ اور اس کا رسول معاویہ سے محبت کرتے ہیں۔

(مجمع الزوائد، کتاب المناقب، باب ما جاء في معاوية بن ابي سفيان، رقم الحديث: 9,15923/441)

اسی طرح طبرانی نے عوف بن مالک سے روایت فرمائی ہے کہ بے شک انھوں نے

خواب میں دیکھا کہ معاویہ ابلیس جنت میں سے ہیں۔ (المعجم الكبير، رقم الحديث: 18,686/307)

اسی طرح طبرانی نے انعمش سے روایت کی ہے کہ اگر تم معاویہ کو دیکھتے تو الجبتہ ضرور کہتے کہ یہ

مہدی ہیں۔ (المعجم الكبير، رقم الحديث: 18,691/308)

اور طبرانی نے مضبوط سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا:

قتلاي و قتلي معاوية في الجنة۔

میرے اور معاویہ کے درمیان جنگ کے مقتولین جنتی ہیں۔

(المعجم الكبير، رقم الحديث: 18,688/307)

اسی طرح طبرانی نے صحیح رجال کی سند کے ساتھ ابو درداس سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول

اللہ ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے زیادہ رسول اللہ کی نماز

کے مشابہ نماز پڑھتا ہو۔ (مسند الشاميين، رقم الحديث: 1,282/168)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ (ابن عباس) رضی اللہ عنہ نے معاویہ کے حق میں فرمایا: بے شک یہ فقیہ (مجتہد) ہیں اور آپ نے نبی کریم ﷺ کی صحبت پائی ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب ذکر معاویہ رقم الحدیث: 23764/479)
اسی طرح امام بخاری روایت کرتے ہیں:

إِنَّ إِلَهِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ إِلَهَ أَنْ يُصْلِحَ يَوْمَئِذٍ فَيُتْلَى مِنْ الْمُسْلِمِينَ.
بے شک میرا یہ بیٹا سردار ہے اور اللہ سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو گروہوں میں صلح کروائے گا۔

(صحیح البخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب ذکر

مناقب الحسن والحسين رقم الحدیث: 23746/476)

پس تحقیق حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور آپ کی جماعت اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور آپ کی جماعت کے درمیان صلح واقع ہوئی ہے۔ پس یہ نبی کریم ﷺ کے طرف سے ہجرت گواہی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور اس کی جماعت اسلام پہنچی۔

اسی طرح امام مسلم نے روایت فرمائی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
تَمُوتُ فِی مَارِقَةٍ عِنْدَ فُرْقَةٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَفْتُلُهَا أَوَّلَى الطَّائِفَتَيْنِ بِالْحَقِّ.
مسلمانوں کے تفریق کے وقت دو جماعتوں میں سے جو حق کے زیادہ قریب ہوگی وہ اس فرقہ کو قتل کرے گی۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب ذکر الخوارج و صفاتهم رقم الحدیث: 3423/475)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں:

أَقْرَبُ الطَّائِفَتَيْنِ مِنَ الْحَقِّ.

یعنی دو جماعتوں میں سے جو اس کو قتل کرے گی وہ حق کے زیادہ قریب ہوگی۔

(صحیح مسلم، کتاب الزکاة، باب ذکر الخوارج و صفاتهم رقم الحدیث: 3426/476)

پس میں کہتا ہوں کہ قتل کرنے والا گروہ جو تھا وہ جماعت تھی جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ پر خروج کیا تھا، اور ہاں دوسرا گروہ تو وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی جماعت تھی۔ پس یہ ثابت ہوا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت بھی حق پر تھی۔ مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ان کی جماعت حق سے

زیادہ قریب تھی۔

اسی طرح ترمذی نے حدیث بیان فرمائی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللهم اجعلہ ہادیا مہدیا و اھدیا

اے اللہ! معاویہ کو ہادی، مہدی اور ذریعہ ہدایت بنا دے۔

یہ حدیث حسن غریب ہے۔

(مسند الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاویہ بن ابی سفیان، رقم الحدیث: 4.3842/526)

اسی طرح ترمذی نے عمیر بن نفیل سے روایت فرمائی ہے کہ آپ نے فرمایا: معاویہ کا ذکر بھلائی

کے ساتھ کیا کرو! میں نے نبی کریم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے اللہ! معاویہ کو ہدایت یافتہ

اور اس کو ذریعہ ہدایت بنا دے!

(مسند الترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب معاویہ بن ابی سفیان، رقم الحدیث: 4.3843/527)

پس میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ بے شک صحابی جن کو نے یہ

گمان کیا کہ حضرت معاویہ جن کو کے حق میں نبی کریم ﷺ کے طرف سے دعا مقبول ہوئی ہے۔ پس

آپ نے حضرت معاویہ کے ذکر کو منع فرمایا، مگر یہ کہ بھلائی کے ساتھ کیا جائے اور اسی طرح یہ اس

کے لیے بھی حکم ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان رکھتا ہے۔

امام بخاری نے ائمہ حرام سے روایت فرمائی ہے، آپ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ

سے سنا ہے:

أَوَّلُ جَنَّةٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ النَّبْعَ قَدْ أَوْجَبُوا.

میری امت سے پہلا لشکر جو سمندری جہاد کرے گا اس پر جنت واجب ہے۔

ائمہ حرام کہتی ہیں کہ میں نے پوچھا کہ

يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَكَافِيهِمْ؟

کیا میں بھی اس میں شامل ہوں گی؟

فرمایا:

أَنْتِ فِيهِمْ.

ہاں! تو بھی ان میں ہوگی۔

پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أَقْرَبِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ
میری امت کا وہ گروہ جو سب سے پہلے شہر قیصر میں لڑے گا اس کو بخش دیا گیا ہے۔
میں پوچھا کہ

أَكَا فِيهِمْ يَارَسُولَ اللَّهِ
کیا میں اس گروہ میں بھی شامل ہوں گی؟

فرمایا:

آلا
نہیں۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر باب ما قبل فی قتال الروم رقم الحدیث: 253 / 2.2924)
دوسری روایت میں ہے کہ پس وہ اپنے شوہر کو لے کر عباوہ بن صامت کے ساتھ جہاد
کرنے کے لیے لگی۔ یہ پہلے ہیں جنہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کیا۔

(صحیح البخاری، کتاب الجہاد والسیر باب فضل من یصرع

فی سبیل اللہ قتال فهو مہم، رقم الحدیث: 223 / 2.2800)

پس اوجہو کے قول سے اللہ تعالیٰ کی رضا مندی، نجات، بخشش اور کامیابی مراد ہے۔ اور یہ
کیوں نہ ہو کہ معاویہ اور اس کی جماعت جو اس جنگ میں شریک تھے ان سب کے لیے جنتی کی
گواہی ہے اور یہ شرف حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے کافی ہے۔

حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ سے منقول ہے، آپ نے فرمایا: معاویہ رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کی
ناک کا وہ غبار جو حضور ﷺ کے ساتھ جہاد کے موقع پر واقع ہوا وہ بھی عمر بن عبدالعزیز سے ہزار گنا
افضل ہے۔ (ولیات الاعیان، 3/ 33)

پس مومن کے لیے مناسب یہ ہے کہ وہ صحابہ سے امیر معاویہ اور ان کے مثل دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم
کا ذکر خیری کرے۔ اور جو صحابہ کا اختلاف مروی ہے مناسب نہیں ہے کہ اس کو ظاہر کیا جائے۔ ان کا
یہ معاملہ ارحم الراحمین کے سپرد ہے، بے شک وہی مہربان اور معاف فرمانے والا ہے۔

ثُمَّ تَبَيَّنَ الْإِسْأَلُ